مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

عقیدۂ ختم نبوّت

اور

فتنۂ قادیانیت

لکھتا ہوں خونِ دل سے یہ الفاظِ احمریں
بعد از رسول ہاشمی ﷺ کوئی نبی نہیں

محمد متین خالد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
ننکانہ صاحب۔فون:056-2874812
www.endofprophethood.com

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی تشریعی، غیر تشریعی، ظلی، بروزی یا نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے، وہ کافر، مرتد، زندیق اور واجب القتل ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ اور حضور نبی کریم ﷺ کی تقریباً دو سو دس احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اس بات پر ایمان ''عقیدۂ ختمِ نبوت'' کہلاتا ہے۔

ختمِ نبوت اسلام کا متفقہ، اساسی اور اہم ترین بنیادی عقیدہ ہے۔ دین اسلام کی پوری عمارت اس عقیدہ پر کھڑی ہے۔ یہ ایک ایسا حساس عقیدہ ہے کہ اگر اس میں شکوک و شبہات کا ذرا سی بھی رخنہ پیدا ہو جائے تو ایک مسلمان نہ صرف اپنی متاع ایمان کھو بیٹھتا ہے بلکہ وہ حضرت محمد ﷺ کی امت سے بھی خارج ہو جاتا ہے۔

پوری امت مسلمہ کا اس امر پر اجماع ہے کہ سب سے اوّل نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ جیسا کہ ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ:

''دعویٰ النبوۃ بعد نبیّنا صلی اللّٰہ علیہ وسلم کفر بالاجماع.''

''یعنی ہمارے نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ باجماع امت کفر ہے۔''

حضور نبی کریم ﷺ پر ہر قسم کی نبوتوں کا خاتمہ ہو چکا ہے اور آپ ﷺ خاتم الانبیاء بمعنی آخر الانبیاء ہیں۔ آپ ﷺ کو تمام انبیاء سابقین علیہم السلام کے بعد آخری نبی ماننا ضروریات دین اور عقائدِ اسلام میں سے ہے۔ آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا کفر و ضلالت ہے اور جو شخص آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے، وہ مردود باجماع امت محمدیہ از روئے دلائل قطعیہ کافر، دائرہ اسلام سے خارج، مرتد، واجب القتل اور دائمی جہنمی ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن و سنت کی موجودگی میں کسی نبی کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے؟ یہ رشد و ہدایت کے دو سرچشمے ہیں جو قیامت تک عالم اسلام کو سیراب کرنے کے لیے کافی ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے کسی مدعی نبوت کا آنا گمراہی ہے۔ عقیدۂ ختمِ نبوت ضروریات دین

میں داخل ہے۔اس کا انکار یقیناً کفر وارتداد ہے جس سے کوئی تاویل نہیں بچا سکتی۔

ختم نبوت کا تحفظ بھی ہر مسلمان پر فرض اولین ہے۔ اس کی حفاظت میں کوتاہی بہت بڑا گناہ ہے۔ جس کی پاداش میں روز قیامت ہم سے سوال ہوگا۔ تاریخ کے مختلف ادوار میں جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے پیروکار ہمیشہ تاویلات اور جھوٹی باتوں کو بنیاد بنا کر دین اسلام میں تبدیلی و تحریف کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ منکرینِ ختم نبوت اپنی شپرہ چشمی کو آفتاب، کج فہمی کو دلیل، بکائن کو انگور، زہر کو امرت، ظلمت کو اُجالا اور پیتل کو زرِ خالص تسلیم کروانے پر مُصر رہے مگر امت مسلمہ نے دین اسلام میں ذرا سی بھی تبدیلی، تحریف یا کمی بیشی کو گوارا نہ کیا۔ بلکہ ہر قسم کے مشکل اور نامساعد حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے دل و جان سے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کی اور منکرینِ ختم نبوت کے خلاف بھرپور جہاد کیا۔ منکرین ختم نبوت ٹانک وائن کی بدمستی میں ختم نبوت کا چراغ پھونکوں سے بجھانے کی ناپاک سازشیں کرتے رہے مگر نورِ ایمان کے حامل مجاہدینِ ختم نبوت نے جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے پیروکاروں کے خلاف ناقابل فراموش سرفروشی اور جانثاری کے ایسے ایمان پرور مناظر پیش کیے جس سے نہ صرف حق کا سر بلند ہوا بلکہ منکرین ختم نبوت کو ان کے مکروہ عزائم سمیت ملیامیٹ کر دیا۔

موجودہ دور میں منکرینِ ختم نبوت کا گروہ فتنۂ قادیانیت کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اس فتنہ کا بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی تھا جس نے انگریزوں کے اشارے پر قادیان (گورداسپور، بھارت) میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ پھر سلطنت برطانیہ کی سرپرستی میں اپنی بھونڈی تاویلات اور تحریفات کے ذریعے امت محمدیہ کے مستحکم قلعہ میں شگاف ڈالنے اور ملت اسلامیہ کو پارہ پارہ کرنے کی ناپاک سازشیں کیں۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ نبی کریم ﷺ اور شعائر اسلامی کی توہین بھی شروع کر دی۔ اسلام اور اس کی مقدس شخصیات کے خلاف قادیانیوں کی گستاخیوں اور ہرزہ سرائیوں کو اکٹھا کیا جائے تو کئی دفتر تیار ہو سکتے ہیں۔ قادیانیوں کی طرف سے شان رسالت ﷺ میں کی جانے والی بعض گستاخیاں ایسی ہیں جنھیں پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا اور آنکھوں میں خون اتر آتا ہے۔

پوری ملت اسلامیہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قادیانی کافر، مرتد اور زندیق ہیں اور اس فتنہ کا استیصال اور قلع قمع کرنا ہر مسلمان کا اوّلین فریضہ ہے۔ علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا: ''قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔'' قادیانیوں کے کفریہ عقائد و عزائم اور

علامہ اقبالؒ کے مذکورہ قول کی روشنی میں پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے 7 ستمبر 1974ء کو قادیانیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اس کے بعد 26 اپریل 1984ء کو قادیانیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال اور اپنے مذہب (قادیانیت) کی تبلیغ سے روک دیا۔ بعدازاں پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں نے بھی حکومت کے ان فیصلوں کی توثیق کرتے ہوئے نہ صرف قادیانیوں کو اپنے کفریہ عقائد و عزائم کی تبلیغ و تشہیر سے منع کر دیا بلکہ اس کی خلاف ورزی پر سزا بھی مقرر کی۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ B-298، C-298 اور C-295 خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ختم نبوت اور قرآن مجید

قرآن مجید، کہنے کو تو ایک کتاب ہے مگر یہ سراپا اعجاز ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ علم و حکمت کا خزینہ ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ہر دور کے ہر خطہ کے ہر انسان کی مکمل راہنمائی کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ دشمنانِ اسلام کی طرف سے اسلام کی بیخ و بنیاد کو ہلا دینے والے خطرناک طوفانوں میں بھی اس کے عظمت و وقار میں رتی بھر فرق نہ آیا، نہ قیامت تک آئے گا (ان شاء اللہ) کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہوا ہے۔ جس طرح قرآن مجید ہر مسئلہ میں انسانوں کی راہنمائی کرتا ہے۔ اسی طرح وہ عقیدۂ ختم نبوت کو بھی بڑے واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیاتِ مبارکہ ختم نبوت کے ہر پہلو کو کھول کھول کر بیان کرتی ہیں اور واشگاف الفاظ میں اعلان کر رہی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ قیامت تک اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نیا نبی نہیں۔ صفحات کی قلت کی وجہ سے صرف چند اہم آیات مبارکہ اور ان کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔ اس کی تشریح کے لیے قارئین کرام تفاسیر سے رجوع فرمائیں۔

(1) مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط وَ کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا. (احزاب: 40)

ترجمہ: ”نہیں ہیں محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے

ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔"

عرب کی ایک قدیم رسم یہ بھی تھی کہ وہ اپنے متبنّیٰ یعنی لے پالک بیٹے کو حقیقی اور نسبی بیٹا سمجھتے۔ یہ لے پالک بیٹا وراثت میں بھی برابر کا شریک ہوتا۔ مزید برآں جس طرح ایک حقیقی بیٹا مر جاتا اور اس کی بیوی باپ کے لیے حرام ہوتی، اسی طرح لے پالک بیٹا جب مر جاتا یا وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا تو وہ عورت لے پالک بیٹے کے باپ کے لیے حرام ہوتی۔ حضرت زید بن حارثہؓ نبی کریم ﷺ کے لے پالک بیٹے تھے۔ تمام لوگ انھیں "زید بن محمدؐ" کہہ کر پکارتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں اس قبیح رسم کو ختم کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ آپ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ یعنی دنیا میں انبیاء کے آنے کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔

(2) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا. (المائدہ:3)

ترجمہ: "آج میں نے مکمل کر دیا ہے تمھارے لیے تمھارا دین اور پوری کر دی ہے تم پر اپنی نعمت، اور میں نے پسند کر لیا ہے تمھارے لیے اسلام کو بطور دین۔"

یہ آیت حضور نبی رحمت ﷺ کے آخری حج میں عرفہ کے دن جمعہ کے روز نازل ہوئی۔ بعض حضرات کے نزدیک یہ آخری آیت تھی جو آپ ﷺ پر نازل ہوئی۔ اس آیت کریمہ کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک یہودی نے حضرت عمر فاروقؓ سے کہا تھا کہ اگر یہ آیت ہم پر اترتی تو ہم اس دن عید مناتے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بیان فرمایا کہ دین اسلام مکمل ہو چکا ہے۔ اب قیامت تک اس میں ترمیم و اضافہ کی نہ گنجائش ہے نہ ضرورت۔ اب یہ امت قیامت تک نہ کسی اور دین کی محتاج ہے، نہ کسی نبی کی، اور نہ کسی کتاب کی۔

اس آیت سے یہ بھی واضح ہوا کہ دین اسلام قیامت تک رہنے والا ہے۔ یہ کبھی ختم نہ ہوگا (ان شاء اللہ)۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت آیات احکام میں سے آخری

آیت ہے اور آئندہ کے لیے وحی و نبوت کے بند ہونے کی خبر دے رہی ہے۔

(3) وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط

(آل عمران: 81)

ترجمہ: ''اور یاد کرو جب لیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے پختہ وعدہ کہ قسم ہے تمھیں اس کی جو دُوں میں تم کو کتاب اور حکمت سے۔ پھر تشریف لائے تمھارے پاس وہ رسول (یعنی محمد ﷺ) جو تصدیق کرنے والا ہو ان (کتابوں) کی جو تمھارے پاس ہیں تو تم ضرور ایمان لانا اس پر اور ضرور ضرور مدد کرنا اس کی۔''

خلاصۂ تفسیر آیت کا یہ ہے کہ ازل میں جس وقت حق تعالیٰ نے تمام مخلوق کی ارواح پیدا فرما کر ان سے اپنے رب ہونے کا عہد و اقرار لیا، تمام انبیاء علیہم السلام سے اس عہد عام کے علاوہ ایک عہد خاص بھی لیا گیا، جو ایک جملہ شرطیہ کی صورت میں تھا کہ اگر آپ میں سے کسی کی حیات میں محمد ﷺ مبعوث ہو کر تشریف لے آئیں تو آپ ان پر ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔

اور اس جگہ ہمارا مطمحِ نظر ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ الخ کے الفاظ ہیں جن میں نبی کریم ﷺ کے تمام انبیاء کے بعد تشریف لانے کو لفظ ثُمَّ کے ساتھ ادا کیا گیا ہے جو لغتِ عرب میں تراخی یعنی مہلت کے لیے آتا ہے، جب کہا جاتا ہے جَآءَ نِيْ الْقَوْمُ ثُمَّ عُمَرُ تو لغت عرب میں اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ پہلے تمام قوم آگئی اور پھر کچھ مہلت کے بعد سب سے آخر میں عمر آیا۔

اس لیے اَلنَّبِيّٖنَ کے بعد ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ کے یہ معنی ہوں گے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے آنے کے بعد سب سے آخر میں آنحضرت ﷺ تشریف لائیں گے اور جبکہ اخذ میثاق میں سے کوئی نبی و رسول مستثنیٰ نہیں تو آنحضرت ﷺ کا تمام انبیاء علیہم السلام سے آخری نبی ہونا متعین ہو گیا، اور یہ واضح ہو گیا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی کسی قسم کا نبی پیدا نہ ہوگا، تشریعی و غیر تشریعی یا ظلی و بروزی کی خودساختہ قسموں میں سے کوئی بھی اب باقی نہیں ہے۔

(4) قُلْ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا. (اعراف:158)

ترجمہ: ''(اے محمد ﷺ) آپ فرمایئے۔ اے لوگو! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبی رحمت ﷺ پوری دنیا کے تمام انسانوں کے لیے رسول بن کر تشریف لائے خواہ وہ آپ کے زمانہ میں موجود ہوں یا آپ ﷺ کے بعد قیامت تک پیدا ہوں۔ نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ ہے کہ ''میں ان لوگوں کے لیے بھی رسول ہوں جن کو اپنی زندگی میں پاؤں اور ان کے لیے بھی جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ لہٰذا یہ آیت بھی حضور سرور کائنات ﷺ کے آخری نبی ہونے کی بین دلیل ہے۔

(5) وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ. (انبیاء:107)

ترجمہ: ''اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر۔''

اس آیت سے واضح ہوا کہ حضور نبی رحمت ﷺ تمام اہل عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ یعنی آپ ﷺ صرف اس دنیا کے لیے نہیں بلکہ آپ کا وجود ہر عالم کے لیے سراپا رحمت ہے۔ پس آپ ﷺ پر ایمان لانا دنیوی و اخروی نجات کے لیے کافی ہے۔

(6) یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاo وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًاo (احزاب:46,45)

ترجمہ: ''اے نبی (مکرم) ہم نے بھیجا ہے آپ کو (سب سچائیوں کا) گواہ بنا کر اور خوشخبری سنانے والا اور بروقت ڈرانے والا اور دعوت دینے والا اللہ کی طرف اس کے اذن سے اور آفتاب روشن کر دینے والا۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو ''سراجاً منیراً'' کے دلنواز لقب سے نوازا ہے۔ یعنی جس طرح دنیاوی سورج بذات خود روشنیوں کا منتہا اور دوسرے سیاروں کو خود روشنی بخشتا ہے۔ یعنی سب ستارے اپنی روشنی میں سورج کے محتاج ہیں، اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ صرف نبی ہی نہیں بلکہ ''نبی الانبیاء'' ہیں۔ سب انبیاء آپ ﷺ ہی کے فیض

سے نبی ہوئے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ آفتابِ نبوت ہیں۔ آپ ﷺ کی نبوت کی روشنی قیامت تک کے لیے ہے۔ یہ وصف صرف اور صرف حضور نبی کریم ﷺ ہی کو حاصل ہے۔ اس لیے آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔

ختم نبوت اور احادیث مبارکہ

قرآن مجید کی طرح احادیث مبارکہ میں بھی عقیدہ ختم نبوت نہایت وضاحت اور صراحت کے ساتھ مذکور ہے۔ تقریباً دوسو دس احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اب قیامت تک کسی بھی مسئلہ میں جس شخص نے بھی ہدایت و راہنمائی حاصل کرنا ہے، اسے نبی کریم علیہ التحیہ والثناء کی غلامی اختیار کرنا ہوگی۔ ذیل میں عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر چند اہم احادیث مبارکہ کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

(1) ''حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال مجھ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کو بہت عمدہ اور آراستہ و پیراستہ بنایا، مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر سے چھوڑ دی، پس لوگ اس کے دیکھنے کو جوق در جوق آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (تاکہ مکان کی تعمیر مکمل ہو جاتی) چنانچہ میں نے اس جگہ کو پُر کیا اور مجھ سے ہی قصرِ نبوت مکمل ہوا، اور میں ہی خاتم النبیین ہوں، (یا) مجھ پر تمام رسل ختم کردیے گئے۔''

(بخاری و مسلم شریف)

(2) ''حضرت جبیر بن مطعمؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی میرے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا، اور میں حاشر ہوں، یعنی میرے بعد ہی قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوگا (اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔''

(بخاری و مسلم شریف)

(3) ''حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔''

(مسلم شریف)

(4) ''حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ اوّل یہ کہ مجھے جوامع الکلم دیے گئے اور دوسرے یہ کہ رُعب سے میری مدد کی گئی (یعنی مخالفین پر میرا رُعب پڑ کر ان کو مغلوب کر دیتا ہے) تیسرے میرے لیے غنیمت کا مال حلال کر دیا گیا (بخلاف انبیاء سابقین کے کہ مالِ غنیمت ان کے لیے حلال نہ تھا، بلکہ آسمان سے ایک آگ نازل ہوتی تھی جو تمام مالِ غنیمت کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی تھی، اور یہی جہاد کی مقبولیت کی علامت سمجھی جاتی تھی) اور چوتھے میرے لیے تمام زمین نماز پڑھنے کی جگہ بنا دی گئی (بخلاف امِم سابقہ کے کہ ان کی نماز صرف مسجدوں ہی میں ہوسکتی تھی) اور زمین کی مٹی میرے لیے پاک کرنے والی بنا دی گئی (یعنی بوقت ضرورت تیمم جائز کیا گیا جو کہ پہلی امتوں کے لیے جائز نہ تھا) پانچویں میں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں (بخلاف انبیاء سابقین کے کہ وہ خاص خاص قوموں کی طرف کسی خاص اقلیم میں ایک محدود زمانہ تک کے لیے مبعوث ہوتے تھے) چھٹے یہ کہ مجھ پر انبیاء ختم کر دیے گئے۔'' (مسلم شریف)

(5) حضرت امی عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد، مساجدِ انبیاء کی خاتم اور آخر ہے۔''

(کنز العمال)

(6) حضرت انس بن مالکؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔''

(ترمذی شریف)

(7) حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطابؓ ہوتے۔ (ترمذی شریف)

ختم نبوت اور صحابہ کرامؓ

حضور خاتم النبیین ﷺ کے دور مبارک میں اسود عنسی نامی ایک بد بخت نے دعویٰ نبوت کیا تو آپ ﷺ کے حکم اور خواہش پر آپ ﷺ کے ایک صحابی حضرت فیروز دیلمیؓ نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اسے جہنم واصل کیا۔ اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کے آخری دنوں میں مسیلمہ کذاب نامی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ بہت سارے لوگ اس کے پیروکار بن گئے۔ آقائے نامدار ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کے لیے جید صحابہ کرامؓ پر مشتمل ایک لشکر بھیجا۔ یہ تحفظ ختم نبوت اور اس کے منکرین کے مرتد اور واجب القتل ہونے پر صحابہ کرامؓ و تابعین کا پہلا اجماع تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "لن تجتمع امتی علی الضلالۃ" میری امت گمراہی پر کبھی متفق نہیں ہو سکتی۔ مسیلمہ کذاب اور اس کی جماعت کے خلاف وہی معاملہ کیا گیا جو کفار کے ساتھ کیا جاتا ہے حالانکہ مسیلمہ کذاب (قادیانیوں کی طرح) نماز، روزہ پر ایمان رکھتا تھا۔ وہ آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اپنی نبوت کا بھی مدعی تھا۔ یہاں تک کہ اس کی اذان میں برابر "اشھد ان محمد رسول اللّٰہ" پکارا جاتا تھا اور وہ خود بھی اس کی تصدیق کرتا تھا۔ اس کے باوجود صحابہ کرامؓ نے بغیر مطالبہ معجزات متفقہ طور پر مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کا اعلان کیا کیونکہ اس نے حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت کا اعلان کیا تھا جو صحابہ کرامؓ کے لیے قطعی طور پر ناقابل برداشت تھا۔ صحابہ کرامؓ میں سے کسی ایک نے بھی مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد پر انکار نہ کیا اور نہ کسی نے یہ کہا کہ یہ لوگ اہل قبلہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، حج اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، ان کو کیسے کافر سمجھ لیا (جیسا کہ آج کل ہمارے ہاں قادیانیوں کو سمجھا جاتا ہے) بلکہ صحابہ کرامؓ نے بہ اجماع مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کو دعویٰ نبوت کی وجہ سے کافر، مرتد اور واجب القتل سمجھا۔ خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دس ہزار صحابہ کرامؓ پر مشتمل ایک عظیم الشان لشکر حضرت خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جہاد کے لیے یمامہ روانہ فرمایا۔ اس لشکر میں بعض بدری صحابہ کرامؓ بھی شریک ہوئے حالانکہ وہ بہت

ضعیف ہو چکے تھے مگر تحفظِ ختم نبوت کی خاطر وہ اس عظیم جہاد میں شریک ہوئے۔ مسیلمہ کذاب کے خلاف اس جہاد میں تقریباً بارہ سو صحابہ کرام شہید ہوئے جن میں تقریباً 9 سو کے قریب حفاظِ قرآن تھے۔ مسیلمہ کذاب کے لشکر کی تعداد چالیس ہزار مسلح جوانوں پر مشتمل تھی۔ ان میں سے 28 ہزار کے قریب ہلاک ہوئے۔ مسیلمہ کذاب کو حضرت وحشیؓ نے اپنے نیزے سے واصل جہنم کیا۔ مسیلمہ کی فوج کے باقی لوگوں نے ہتھیار ڈال دیے۔

ان واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی کتنی بڑی جماعت جھوٹے مدعی نبوت سے مقابلہ کے لیے میدان میں آئی۔ صحابہ کرامؓ نے نہ وقت کی نزاکت کا خیال کیا، نہ مسلمانوں کی بے سروسامانی کا، اور نہ اس جماعت کے نماز، روزہ، حج، تلاوت یا دیگر احکام اسلامی کے ادا کرنے کا۔ انھوں نے محض اس بات پر جہاد کیا کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت کا ہر مدعی کذاب، مرتد اور واجب القتل ہے اور اس کی سرکوبی ہر مسلمان کا اولین فریضہ ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کسی بھی شخص کا دعویٰ نبوت خواہ کسی بھی تاویل سے ہو، اس کی کتنی ہی بڑی جماعت کیوں نہ ہو، وہ ظاہری شکل وصورت سے کتنے ہی اسلامی کیوں نہ ہوں، خواہ وہ زبان سے کلمہ پڑھتے ہوں، تمام اسلامی شعائر کی پابندی کرتے ہوں، وہ سب لوگ باتفاقِ قرآن وسنت واجماع صحابہ کرامؓ، کافر، مرتد اور واجب القتل ہیں۔

ختم نبوت اور اکابرینِ امت

حضور نبی کریم ﷺ پر ہر قسم کی نبوت کا اختتام قرآن وحدیث واجماع صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے۔ اس سلسلہ میں حضراتِ محدثین، مفسرین اور فقہاء کی چند ایک آراء پیش خدمت ہیں۔

قاضی عیاضؒ

1- ''آپ ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ آپ ﷺ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں، اور اس پر امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام بالکل اپنے ظاہری معنوں پر محمول ہے، اور جو اس کا مفہوم ظاہری الفاظ سے سمجھ میں آتا ہے،

وہ ہی بغیر کسی تاویل یا تخصیص کے مراد ہے۔ پس ان لوگوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں ہے جو اس کا انکار کریں، اور یہ قطعی اور اجماعی عقیدہ ہے۔"

(کتاب الشفاء از قاضی عیاضؒ ص 62)

2- "اور خلیفہ عبدالملکؒ بن مروانؓ نے حارث مدعی نبوت کو قتل کیا اور سولی پر چڑھایا، اور ایسا ہی معاملہ بہت سے خلفاء اور بادشاہوں نے اس جیسے مدعیان نبوت کے ساتھ کیا ہے اور اس زمانہ کے علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ ان کا یہ فعل صحیح و درست تھا اور جو ان کے کافر کہنے کا مخالف ہے وہ خود کافر ہے۔" (ایضاً)

3- "اور ایسے ہی ہم اس شخص کو بھی کافر کہتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ کے بعد کسی کی نبوت کا دعویٰ کرے یعنی آپ ﷺ کے زمانۂ مبارک میں دعویٰ کرے جیسے مسیلمہ اور اسود عنسی نے کیا، یا آپ ﷺ کے بعد کرے، اس لیے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، بتصریح قرآن و حدیث۔ پس دعویٰ نبوت اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب ہے مثل عیسائیوں کے۔" (ایضاً)

علامہ سیّد محمود آلوسیؒ

"اور آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ان مسائل میں سے ہے جس پر تمام آسمانی کتابیں ناطق ہیں، اور احادیث نبویہ ﷺ اس کو بوضاحت بیان کرتی ہیں اور تمام امت کا اس پر اجماع ہے، پس اس کے خلاف کا مدعی کافر ہے، اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے۔"

(تفسیر روح المعانی ص 65 ج 1 از مفتی بغداد علامہ سیّد محمود آلوسیؒ)

علامہ ابن حجر مکیؒ

"اور جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد کسی وحی کا معتقد ہو وہ بہ اجماع مسلمین کافر ہے۔"

(فتاویٰ ابن حجر مکیؒ)

ملا علی قاریؒ

"اور ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ بالاجماع کفر ہے۔"

(شرح فقہ اکبر ص 202 از ملا علی قاریؒ)

ابن حبانؒ

"اور جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ نبوت کسب کر کے حاصل کی جا سکتی ہے اور وہ منقطع نہیں ہوئی، یا یہ عقیدہ رکھے کہ ولی نبی سے افضل ہے تو یہ شخص زندیق ہے۔ اس کا قتل کرنا واجب ہے۔" (زرقانی ص 188 ج 6)

حضرت امام ابو حنیفہؒ

سراج الامت حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور ایک شخص (الہلونیؒ) نے کہا کہ میں جا کر اس سے کوئی نشانی اور معجزہ طلب کرتا ہوں۔ تا کہ اس کا صدق و کذب عیاں ہو۔ اس پر حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

مَنْ طَلَبَ مِنْهُ عَلَامَةً فَقَدْ كَفَرَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ.

ترجمہ: "جو شخص اس سے علامت طلب کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ آنحضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے کہ میرے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔"

(مناقب صدر الائمہ المکیؒ جلد 1 ص 161 طبع دائرۃ المعارف، حیدر آباد دکن)

الغرض ختم نبوت کا مسئلہ اس طرح واضح اور بے غبار ہے کہ اس میں کسی قدر تامل کرنا بھی خالص کفر ہے۔

فتاویٰ عالمگیری

"جب کوئی آدمی یہ عقیدہ نہ رکھے کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں، اور اگر کہے کہ میں رسول اللہ ہوں یا فارسی میں کہے کہ میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ ہو کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں، تب بھی کافر ہو جاتا ہے۔" (فتاویٰ عالمگیری ص 263 ج 3)

محمدؐ مصطفےٰ کا ہے یہ فرماں "لا نبی بعدی"
نہ ہو قائل جو اس کا وہ مسلماں ہو نہیں سکتا
نہیں یہ جزوِ ایماں بلکہ ہے بنیاد ایماں کی
نہ ہو جس کا یہ ایماں اہلِ ایماں ہو نہیں سکتا

اب نبی کی آخر ضرورت کیا ہے؟

مولانا مودودیؒ لکھتے ہیں:

"حضور ﷺ کے بعد نبوت کے دروازے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند تسلیم کرنا ہر زمانے میں تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ رہا ہے اور اس امر میں مسلمانوں کے درمیان کبھی کوئی اختلاف نہیں رہا کہ جو شخص محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کرے اور جو اس کے دعوے کو مانے، وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

اب یہ دیکھنا ہر صاحب عقل آدمی کا اپنا کام ہے کہ لفظ خاتم النبیین کا جو مفہوم لغت سے ثابت ہے، جو قرآن کی عبارت کے سیاق وسباق سے ظاہر ہے، جس کی تصریح نبی ﷺ نے خود فرما دی ہے، جس پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے، اور جسے صحابہ کرامؓ کے زمانے سے لے کر آج تک تمام دنیا کے مسلمان بلا اختلاف مانتے رہے ہیں، اس کے خلاف کوئی دوسرا مفہوم لینے اور کسی نئے مدعی کے لیے نبوت کا دروازہ کھولنے کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کو کیسے مسلمان تسلیم کیا جا سکتا ہے، جنھوں نے باب نبوت کے مفتوح ہونے کا محض خیال ہی ظاہر نہیں کیا ہے، بلکہ اس دروازے سے ایک صاحب، حریم نبوت میں داخل بھی ہو گئے ہیں اور یہ لوگ ان کی نبوت پر ایمان بھی لے آئے ہیں۔

اس سلسلے میں تین باتیں قابل غور ہیں:

پہلی بات یہ ہے کہ نبوت کا معاملہ ایک بڑا ہی نازک معاملہ ہے۔ قرآن مجید کی رُو سے یہ اسلام کے اُن بنیادی عقائد میں سے ہے، جن کے ماننے یا نہ ماننے پر آدمی کے کفر و ایمان کا انحصار ہے۔ ایک شخص نبی ہو اور آدمی اس کو نہ مانے تو کافر اور وہ نبی نہ ہو اور آدمی اس کو مان لے تو کافر۔ ایسے نازک معاملے میں تو اللہ تعالیٰ سے کسی بے احتیاطی کی بدرجہ اولیٰ توقع نہیں کی جا سکتی۔ اگر محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا ہوتا تو اللہ تعالیٰ خود قرآن میں صاف صاف اس کی تصریح فرماتا، رسول اللہ ﷺ کے ذریعے سے اس کا کھلا کھلا اعلان کراتا اور حضور ﷺ دنیا سے کبھی تشریف نہ لے جاتے، جب تک اپنی اُمت کو اچھی طرح خبردار نہ کر دیتے کہ میرے بعد بھی انبیاءؑ آئیں گے اور تمھیں ان کو ماننا ہوگا۔ آخر اللہ اور اس کے رسول کو ہمارے دین و ایمان سے کیا دشمنی تھی کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ تو کھلا ہوتا

اور کوئی نبی آنے والا بھی ہوتا، جس پر ایمان لائے بغیر ہم مسلمان نہ ہو سکتے، مگر ہم کو نہ صرف یہ کہ اس سے بے خبر رکھا جاتا، بلکہ اس کے برعکس اللہ اور اس کا رسول، دونوں ایسی باتیں فرما دیتے جن سے تیرہ سو برس تک ساری امت یہی سمجھتی رہی اور آج بھی سمجھ رہی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔

اب اگر بفرضِ محال نبوت کا دروازہ واقعی کھلا بھی ہو اور کوئی نبی آ بھی جائے تو ہم بے خوف وخطر اس کا انکار کر دیں گے۔ خطرہ ہو سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی باز پرس ہی کا تو ہو سکتا ہے۔ وہ قیامت کے روز ہم سے پوچھے گا تو ہم یہ سارا ریکارڈ برسر عدالت لا کر رکھ دیں گے جس سے ثابت ہو جائے گا کہ معاذ اللہ اس کفر کے خطرے میں تو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہی نے ہمیں ڈالا تھا۔ ہمیں قطعاً کوئی اندیشہ نہیں ہے کہ اس ریکارڈ کو دیکھ کر بھی اللہ تعالیٰ ہمیں کسی نئے نبی پر ایمان نہ لانے کی سزا دے ڈالے گا۔ لیکن اگر نبوت کا دروازہ فی الواقع بند ہے اور کوئی نبی آنے والا نہیں ہے، اور اس کے باوجود کوئی شخص کسی مدعی نبوت پر ایمان لاتا ہے تو اسے سوچ لینا چاہیے کہ اس کفر کی پاداش سے بچنے کے لیے وہ کون سا ریکارڈ خدا کی عدالت میں پیش کر سکتا ہے، جس سے وہ رہائی کی توقع رکھتا ہو۔ عدالت میں پیشی ہونے سے پہلے اسے اپنی صفائی کے مواد کا یہیں جائزہ لے لینا چاہیے اور ہمارے پیش کردہ مواد سے مقابلہ کر کے خود ہی دیکھ لینا چاہیے کہ جس صفائی کے بھروسے پر وہ یہ کام کر رہا ہے، کیا ایک عقل مند آدمی اس پر اعتماد کر کے کفر کی سزا کا خطرہ مول لے سکتا ہے؟

دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ نبوت کوئی ایسی صفت نہیں ہے، جو ہر اُس شخص میں پیدا ہو جایا کرے، جس نے عبادت اور عمل صالح میں ترقی کر کے اپنے آپ کو اس کا اہل بنا لیا ہو۔ نہ یہ کوئی ایسا انعام ہے، جو کچھ خدمات کے صلے میں عطا کیا جاتا ہو بلکہ یہ ایک منصب ہے جس پر ایک خاص ضرورت کی خاطر اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مقرر کرتا ہے۔ وہ ضرورت جب داعی ہوتی ہے تو ایک نبی اس کے لیے مامور کیا جاتا ہے اور جب ضرورت نہیں ہوتی یا باقی نہیں رہتی تو خواہ مخواہ انبیاء پر انبیاء نہیں بھیجے جاتے۔

قرآن مجید سے جب ہم یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ نبی کے تقرر کی ضرورت کن کن حالات میں پیش آئی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ صرف چار حالتیں ایسی ہیں، جن میں انبیاءؑ مبعوث ہوئے ہیں:

اوّل: یہ کہ کسی خاص قوم میں نبی بھیجنے کی ضرورت اس لیے ہو کہ اس میں پہلے کبھی کوئی نبی نہ آیا تھا اور کسی دوسری قوم میں آئے ہوئے نبی کا پیغام بھی اُس تک نہ پہنچ سکتا تھا۔

دوم: یہ کہ نبی بھیجنے کی ضرورت اس وجہ سے ہو کہ پہلے گزرے ہوئے نبی کی تعلیم بھلا دی گئی ہو، یا اس میں تحریف ہوگئی ہو، اور اس کے نقش قدم کی پیروی کرنا ممکن نہ رہا ہو۔

سوم: یہ کہ پہلے گزرے ہوئے نبی کے ذریعہ مکمل تعلیم و ہدایت لوگوں کو نہ ملی ہو اور تکمیل دین کے لیے مزید انبیاءؑ کی ضرورت ہو۔

چہارم: یہ کہ ایک نبی کے ساتھ اس کی مدد کے لیے ایک اور نبی کی حاجت ہو۔

اب یہ ظاہر ہے کہ ان میں سے کوئی ضرورت بھی حضور نبی کریم ﷺ کے بعد باقی نہیں رہی ہے۔ قرآن خود کہہ رہا ہے کہ حضور ﷺ کو تمام دنیا کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا گیا ہے اور دنیا کی تمدنی تاریخ بتا رہی ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت کے وقت سے مسلسل ایسے حالات موجود رہے ہیں کہ آپ ﷺ کی دعوت سب قوموں کو پہنچ سکتی تھی اور ہر وقت پہنچ سکتی ہے۔ اس کے بعد الگ الگ قوموں میں انبیاءؑ آنے کی کوئی حاجت باقی نہیں رہتی۔

قرآن اس پر بھی گواہ ہے اور اس کے ساتھ حدیث و سیرت کا پورا ذخیرہ اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ حضور ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم بالکل اپنی صحیح صورت میں محفوظ ہے۔ اس میں مسخ و تحریف کا کوئی عمل نہیں ہوا ہے۔ جو کتاب آپ ﷺ لائے تھے، اس میں ایک لفظ کی بھی کمی بیشی آج تک نہیں ہوئی، نہ قیامت تک ہو سکتی ہے۔ جو ہدایت آپ ﷺ نے اپنے قول و عمل سے دی، اس کے تمام آثار آج بھی اس طرح ہمیں مل جاتے ہیں کہ گویا ہم آپ ﷺ کے زمانے میں موجود ہیں۔ اس لیے دوسری ضرورت بھی ختم ہوگئی۔

پھر قرآن مجید یہ بات بھی صاف صاف کہتا ہے کہ حضور ﷺ کے ذریعہ سے دین کی تکمیل کر دی گئی۔ لہٰذا تکمیل دین کے لیے بھی اب کوئی نبی درکار نہیں رہا۔

اب رہ جاتی ہے چوتھی ضرورت، تو اگر اس کے لیے کوئی نبی درکار ہوتا تو وہ حضور ﷺ کے زمانے میں آپ ﷺ کے ساتھ مقرر کیا جاتا۔ ظاہر ہے کہ جب وہ مقرر نہیں کیا گیا تو یہ وجہ بھی ساقط ہوگئی۔

اب ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ پانچویں وجہ کون سی ہے، جس کے لیے آپ ﷺ کے بعد ایک نبی کی ضرورت ہو؟ اگر کوئی کہے کہ قوم بگڑ گئی ہے، اس لیے اصلاح کی خاطر ایک

نبی کی ضرورت ہے، تو ہم اُس سے پوچھیں گے کہ محض اصلاح کے لیے نبی دنیا میں کب آیا ہے کہ آج صرف اس کام کے لیے وہ آئے؟ نبی تو اس لیے مقرر ہوتا ہے کہ اس پر وحی کی جائے اور وحی کی ضرورت یا تو کوئی نیا پیغام دینے کے لیے ہوتی ہے یا پچھلے پیغام کی تکمیل کرنے کے لیے، یا اس کو تحریفات سے پاک کرنے کے لیے۔ قرآن اور سنت محمد یہ ﷺ کے محفوظ ہو جانے اور دین کے مکمل ہو جانے کے بعد جب وحی کی سب ممکن ضرورتیں ختم ہو چکی ہیں، تو اب اصلاح کے لیے صرف مصلحین کی حاجت باقی ہے نہ کہ انبیاءؑ کی۔

تیسری قابل توجہ بات یہ ہے کہ نبی جب بھی کسی قوم میں آئے گا، فوراً اس میں کفر و ایمان کا سوال اُٹھ کھڑا ہوگا۔ جو اس کو مانیں گے، وہ ایک امت قرار پائیں گے اور جو اس کو نہ مانیں گے، وہ لامحالہ دوسری امت ہوں گے۔ ان دونوں امتوں کا اختلاف محض فروعی اختلاف نہ ہوگا بلکہ ایک نبی پر ایمان لانے اور نہ لانے کا ایسا بنیادی اختلاف ہوگا، جو انھیں اس وقت تک جمع نہ ہونے دے گا جب تک ان میں سے کوئی اپنا عقیدہ نہ چھوڑ دے۔ پھر ان کے لیے عملاً بھی ہدایت اور قانون کے ماخذ الگ الگ ہوں گے، کیونکہ ایک گروہ اپنے تسلیم کردہ نبی کی پیش کی ہوئی وحی اور اس کی سنت سے قانون لے گا اور دوسرا گروہ اس کے ماخذ قانون ہونے کا سرے سے منکر ہوگا۔ اس بنا پر ان کا ایک مشترک معاشرہ بن جانا کسی طرح بھی ممکن نہ ہوگا۔

ان حقائق کو اگر کوئی شخص نگاہ میں رکھے تو اُس پر یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی کہ ختم نبوت اُمت مسلمہ کے لیے اللہ کی ایک بہت بڑی رحمت ہے، جس کی بدولت ہی اُس اُمت کا ایک دائمی اور عالمگیر برادری بننا ممکن ہوا ہے۔ اس چیز نے مسلمانوں کو ایسے ہر بنیادی اختلاف سے محفوظ کر دیا ہے، جو ان کے اندر مستقل تفریق کا موجب ہو سکتا ہو، اب جو شخص بھی محمد ﷺ کو اپنا ہادیٔ رہبر مانے اور ان کی دی ہوئی تعلیم کے سوا کسی اور ماخذ ہدایت کی طرف رجوع کرنے کا قائل نہ ہو، وہ اس برادری کا فرد ہے اور ہر وقت ہو سکتا ہے۔ یہ وحدت اس امت کو کبھی نصیب نہ ہو سکتی تھی، اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہو جاتا کیونکہ ہر نبی کے آنے پر یہ پارہ پارہ ہوتی رہتی۔

آدمی سوچے تو اس کی عقل خود یہ کہہ دے گی کہ جب تمام دنیا کے لیے ایک نبی بھیج دیا جائے اور جب اس نبی کے ذریعہ سے دین کی تکمیل بھی کر دی جائے، تو نبوت کا دروازہ بند

ہو جانا چاہیے تاکہ اس آخری نبی کی پیروی پر جمع ہو کر تمام دنیا میں ہمیشہ کے لیے اہل ایمان کی ایک ہی امت بن سکے اور بلا ضرورت نئے نئے نبیوں کی آمد سے اس امت میں بار بار تفرقہ نہ برپا ہوتا رہے۔ نبی خواہ "ظلی" ہو یا "بروزی" امتی ہو یا صاحب شریعت یا صاحب کتاب، بہر حال جو شخص نبی ہوگا اور خدا کی طرف سے بھیجا ہوا ہوگا، اس کے آنے کا لازمی نتیجہ یہی ہوگا کہ اس کے ماننے والے ایک امت بنیں اور نہ ماننے والے کافر قرار پائیں۔ یہ تفریق اس حالت میں تو ناگزیر ہے، جب کہ نبی کے بھیجے جانے کی فی الواقع ضرورت ہو۔ مگر جب اس کے آنے کی کوئی ضرورت باقی نہ رہے تو خدا کی حکمت اور اس کی رحمت سے یہ بات قطعی بعید ہے کہ وہ خواہ مخواہ اپنے بندوں کو کفر و ایمان کی کشمکش میں مبتلا کرے اور انھیں کبھی ایک امت نہ بننے دے، لہٰذا جو کچھ قرآن سے ثابت ہے اور جو کچھ سنت اور اجماع سے ثابت ہے، عقل بھی اسی کو صحیح تسلیم کرتی ہے اور اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اب نبوت کا دروازہ بند ہی رہنا چاہیے۔"

ختم نبوت پر قادیانی اعتراضات اور اُن کے جوابات

☐ قادیانی کہتے ہیں کہ خاتم النبیین میں لفظ خاتم کا ترجمہ ہے مُہر، لہٰذا خاتم النبیین کا معنی ہے نبیوں کی مُہر۔ یعنی نبی کریم ﷺ جس شخص پر مُہر لگائیں گے وہ نبی بن جائے گا۔ دوسرے معنوں میں کہ جو شخص آپ ﷺ کی مکمل پیروی کرے گا، وہ نبی بن جائے گا۔ یعنی رانجھا رانجھا کردی نی میں آپے رانجھا ہوئی۔

قادیانیوں کا یہ اعتراض بالکل جاہلیت پر مبنی ہے۔ اگر خاتم النبیین کا معنی آپ ﷺ کی مُہر سے بنتے ہیں تو پھر کلام عرب سے ایک مثال ہی پیش کر دیں۔ اگر قادیانیوں کا پیش کردہ یہ معنی تسلیم کر لیا جائے تو پھر ان سے پوچھنا چاہیے کہ خاتم القوم کا کیا معنی ہوگا؟ خاتم اولاد کا کیا معنی ہوگا؟ یعنی اس کی مُہر سے اولاد بنتی ہے۔

☐ قادیانی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے سے پہلوں کے لیے آخری ہیں۔ آئندہ آنے والے نبیوں کے لیے نہیں۔

اگر اس بات کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر خاتم النبیین کا وصف آپ ﷺ کے ساتھ مخصوص نہیں رہتا۔ کیونکہ اس طرح تو ہر نبی (حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ) اپنے سے پہلے نبی کا خاتم اور آخر ہے۔

□ قادیانی کہتے ہیں کہ بعض لوگ اپنے اکابرین کے لیے لفظ خاتم المحدثین یا خاتم المفسرین استعمال کرتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے لیے لفظ خاتم النبیین استعمال کیا۔

خاتم المحدثین، خاتم المفسرین یا خاتم المحققین وغیرہ انسان کا کلام ہے۔ اس میں مبالغہ آمیزی شامل ہوسکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے کلام میں مبالغہ نہیں ہوسکتا۔ وہ حقیقت پر مبنی کلام ہے۔ ایسے الفاظ کوئی شخص اپنے حسن ظن یا اپنے محدود علم کی بنا پر کہتا ہے اور درحقیقت وہ اسے ایسا ہی سمجھتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ اس کے الفاظ وحی یا الہام نہیں اور کہنے والا نہ رسول یا خدا ہے۔ بس اس میں یہی فرق ہے۔

□ قادیانی کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی سورۃ النساء کی آیت 69 کا مفہوم ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں، وہ نبی ہوں گے، صدیق ہوں گے، شہید ہوں گے، صالح ہوں گے۔ اس آیت میں چار درجات کے ملنے کا ذکر ہے۔ اگر انسان صدیق، شہید یا صالح بن سکتا ہے تو نبی کیوں نہیں بن سکتا؟

اس آیت مبارکہ میں نبوت ملنے کا ذکر نہیں بلکہ فرمایا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کرے گا، وہ آخرت میں انبیاء، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔ یعنی اسے جنت کی رفاقت نصیب ہوگی۔ یہاں لفظ مع ہے جس کا معنی ہے ''کے ساتھ'' حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''سچا تاجر (امانت دار) (قیامت کے دن) نبیوں، صدیقوں اور شہدا کے ساتھ ہوگا۔'' (ترمذی ج 1 ص 145) کیا قادیانی بتائیں گے کہ اس زمانہ میں کتنے دیانت دار تاجر نبی ہوئے ہیں۔

□ قادیانی کہتے ہیں: ''نبوت کسبی ہے وہبی نہیں۔''

اس کا جواب یہ ہے کہ نبوت کسبی نہیں ہے۔ کوئی انسان اپنی محنت و کوشش، ریاضت و مجاہدات سے نبی نہیں بن سکتا۔ بعض فقہاء نے نبوت کو کسبی کہنے والوں کو کافر کہا ہے۔ نبوت ہر لحاظ سے وہبی ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور خالصتاً اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہے۔

نبوت کے کسبی نہ ہونے کے بارے میں مرزا قادیانی کا اعتراف ملاحظہ فرمائیں۔

(ترجمہ) ''اور اس میں کوئی شک نہیں کہ محدثیت محض وہبی ہے، کسب سے حاصل

نہیں ہو سکتی جیسا کہ نبوت کسب سے حاصل نہیں ہو سکتی۔" (حمامۃ البشریٰ ص 135 مندرجہ روحانی خزائن ج 7 ص 301)

☐ قادیانی کہتے ہیں کہ نبوت بھی ایک نعمت ہے، امتِ محمدیہ اس سے کیوں محروم ہو گئی ہے؟

قادیانیوں کے اس بھونڈے سوال کا یہ جواب دینا چاہیے کہ کیا قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نعمت نہیں۔ جب اس میں اضافہ وترمیم نہیں ہوسکتا تو آپ کو نبوت کے بند ہونے پر کیوں اعتراض ہے۔ جس طرح سورج کے نکلنے سے کسی چراغ کی ضرورت نہیں، اسی طرح آپ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ اگر نبوت نعمت ہے اور یہ جاری رہنی چاہیے تو قادیانیوں سے پوچھنا چاہیے کہ مرزا قادیانی کے بعد کون نبی ہے؟ مرزا قادیانی کے بعد یہ نعمت کیوں بند ہو گئی؟ اور نبوت کا دروازہ چودھویں صدی میں صرف مرزا قادیانی پر کھل کر کیوں بند ہو گیا؟ مرزا قادیانی سے پہلے نہ کسی مدعی نبوت کا پتہ چلتا ہے اور نہ اس کے بعد قادیانی جماعت میں کوئی نبی تسلیم کیا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی کی پیروی میں مولوی یار محمد قادیانی، احمد نور کابلی قادیانی، عبداللطیف گناچور قادیانی، الٰہی بخش ملتانی قادیانی، محمد بخش قادیانی، چراغ دین جمونی قادیانی اور عبداللہ تیماپوری قادیانی وغیرہ نے نبوت کے دعوے کیے اور کہا کہ ہم بھی نبوت کی کھڑکی سے گزر کر آئے ہیں۔ اس سے زیادہ منصب نبوت کی تذلیل اور کیا ہوگی؟ مرزا قادیانی نے اگرچہ چھوٹی بڑی 100 کے قریب کتب چھوڑی ہیں۔ اگر وہ اس بات کا قائل نہ ہوتا کہ وہ آخری نبی ہے تو وہ اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت دیتا اور اپنی اُمت کو اس کی نشانیاں بتاتا تاکہ وہ اسے پہچان سکے لیکن اس نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔ قادیانی گروہ بھی کسی نئے نبی کا منتظر نہیں ہے اور مرزا قادیانی کو ہی آخری نبی سمجھتا ہے۔

☐ قادیانی کہتے ہیں: "قرآنی آیت "مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" میں لفظ احمد سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔"

قادیانیوں کی یہ بات توہین رسالت ﷺ کے زمرے میں آتی ہے۔ چودہ سو سال سے آپ ﷺ کی امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس سے مراد حضور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ بشارت "من بعدی" کے الفاظ کے ساتھ دی تو ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو اس کا مصداق

آپ ﷺ ہوئے۔ نبی کریم ﷺ خود ارشاد فرماتے ہیں "انا بشارة عیسٰی". مرزا قادیانی کا نام غلام احمد تھا۔ اس کا نام احمد نہیں تھا۔ اس لیے وہ اسمه احمد کا مصداق کیسے بن گیا؟

☐ قادیانی کہتے ہیں کہ "حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لانبی بعده. اس سے ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک نبوت جاری تھی۔"

مستند احادیث کی موجودگی میں حضرت عائشہؓ کا قول پیش کرنا درست نہیں ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کے بارے میں خود حضرت امی عائشہؓ سے کئی احادیث مبارکہ منقول ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد مساجد الانبیاء کی خاتم اور آخر ہے (کنز العمال) حضرت عائشہؓ نے جو یہ فرمایا کہ یہ نہ کہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں (آئے گا) دراصل ان کا اشارہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نزول کی طرف تھا۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام قرب قیامت آسمان سے زمین پر تشریف لائیں گے اور شریعت محمدی کے متبع ہوں گے۔ کوئی شخص یہ نہ کہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ آخری ہیں تو حضرت عیسٰی علیہ السلام کیسے آ گئے۔ یاد رہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام آپ ﷺ سے پہلے نبی بنائے جا چکے ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

☐ قادیانی کہتے ہیں کہ "حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا "مسجدی آخر المساجد." ظاہر ہے کہ حضور نبی کریم کی مسجد کے بعد بھی دنیا میں روزانہ مسجدیں بن رہی ہیں، اس طرح نبی بھی بن سکتے ہیں۔"

یہ بات قادیانی دجل و تلبیس کا شاہکار ہے۔ جہاں "مسجدی آخر المساجد" کے الفاظ احادیث میں آتے ہیں وہاں روایات میں "آخر المساجد الانبیاء" کے الفاظ بھی آتے ہیں۔ انبیاء کی مساجد میں سے آخری مسجد "مسجد نبوی" ہے۔ اس کے بعد کوئی نبی نہیں آیا اور نہ دنیا میں اس کی کوئی مسجد ہے۔ لہٰذا یہ ختم نبوت کی دلیل ہے۔

☐ قادیانی کہتے ہیں کہ "نیک خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ جو امت محمدیہ میں باقی ہے۔ اس جز کے اعتبار سے نبوت باقی ہے اور ایسے نبی آ سکتے ہیں۔"

اچھا اور نیک خواب مبشرات میں سے ہے جسے حدیث پاک میں نبوت کا چھیالیسواں حصہ کہا گیا ہے۔ کہاں مکمل نبوت اور کہاں نبوت کا چھیالیسواں حصہ۔ جس طرح آپ ایک اینٹ کو مکان، نمک کو پلاؤ ایک دھاگے کو کپڑا اور ایک ٹائر کو گاڑی نہیں کہہ سکتے،

اس طرح نبوت کے 1/46 حصہ کو بھی نبوت نہیں کہہ سکتے۔

☐ قادیانی کہتے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنی نبیوں کی مہر ہے۔ یعنی پہلے اللہ تعالیٰ نبوت عطا کرتے تھے لیکن اب حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت سے نبوت ملے گی۔ یعنی جو شخص آپ ﷺ کی اطاعت اور اتباع کرے گا، آپ ﷺ اس پر مہر لگا دیں گے اور وہ نبی بن جائے گا۔

قادیانیوں کا یہ موقف سراسر غلط، باطل، تحریف اور جعل سازی پر مبنی ہے۔ قادیانیوں کو چاہیے کہ خاتم النبیین کا معنی نبیوں کی مہر قرآن مجید کی کسی ایک آیت، احادیث نبویہ میں سے کسی ایک حدیث (خواہ ضعیف ہی کیوں نہ ہو)، کسی ایک صحابی رسول ؓ کا قول، کسی ایک تابعی کا قول یا کسی بھی عربی لغت سے صرف ایک مثال پیش کر دیں تو انھیں منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔ میں پورے چیلنج کے ساتھ کہتا ہوں کہ تمام قادیانی الٹے لٹک جائیں تب بھی کوئی مثال پیش نہیں کر سکتے۔ **"هَاتوا بُرْهَانكم ان كنتم صدقين. فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار."**

خود مرزا قادیانی نے خاتم النبیین کا ترجمہ ''ختم کرنے والا نبیوں کا'' کیا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی تحریروں میں مختلف مقامات پر لفظ خاتم کو جمع کی طرف مضاف کیا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے اس کی ایک مثال۔

''میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا۔''

(تریاق القلوب ص 379 مندرجہ روحانی خزائن ج 15 ص 479 از مرزا قادیانی)

اگر خاتم الاولاد کا یہ ترجمہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے ماں باپ کے ہاں آخری ولد تھا اور مرزا قادیانی کے بعد اس کے ماں باپ کے ہاں کوئی لڑکی یا لڑکا، صحیح یا بیمار، چھوٹا یا بڑا، ظلی یا بروزی کسی قسم کا پیدا نہیں ہوا تو خاتم النبیین کا بھی یہی ترجمہ ہوگا کہ رحمت دو عالم ﷺ کے بعد کوئی ظلی بروزی مستقل غیر مستقل کسی قسم کا کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا۔ اور اگر خاتم النبیین کا معنی ہے کہ حضور ﷺ کی مہر سے نبی بنیں گے تو خاتم الاولاد کا بھی یہی ترجمہ مرزائیوں کو کرنا ہوگا کہ مرزا قادیانی کی مہر سے مرزا قادیانی کے والدین کے ہاں بچے پیدا ہوں گے۔ اس صورت میں مرزا کے بعد مرزا کا باپ فارغ۔ اب مرزا قادیانی مہر لگاتا جائے گا اور مرزا قادیانی

کی ماں بچے جنتی چلی جائے گی۔ قادیانیوں میں ہمت ہے تو وہ خاتم کا یہی ترجمہ کیا کریں۔

☐ قادیانی کہتے ہیں کہ ”آپ ﷺ کے بعد تیس جھوٹے دجال آئیں گے۔ باقی سچے آئیں گے۔“

قادیانیوں کی یہ دلیل نہایت احمقانہ اور تلبیس پر مبنی ہے۔ حالانکہ اس حدیث مبارکہ کے آخر میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”لانبی بعدی“ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ آپ ﷺ کے بعد بے شمار مدعیان نبوت پیدا ہوئے مگر جن جھوٹے مدعیان نبوت کی وجہ سے اسلام کو بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑا یا جن جھوٹے مدعیان نبوت کی حکومتیں قائم ہوئیں، یا جن کا مذہب پھلا پھولا، ان کی تعداد تیس ہوگی۔ امت مسلمہ کے متفقہ فیصلہ کے مطابق مرزا قادیانی ان تیس جھوٹے دجالوں کذابوں میں شامل ہے۔

حق اور باطل کو اس طرح ملایا جائے کہ حق لوگوں کے سامنے باطل کے ساتھ ملوث ہو کر رہ جائے، اسے دجل کہتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا شمار کاذبین کے ساتھ ساتھ دجالین میں سے بھی ہے۔ وہ اپنے تمام دعاوی میں ایسی چال چلا ہے کہ اپنے ہر غلط موقف کے ساتھ اس نے کسی سچائی کو جوڑا اور پھر سچ کو ملتبس کر دیا۔

☐ قادیانی کہتے ہیں کہ ”جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو اس سے ختم نبوت کی مہر ٹوٹ جائے گی۔ حضور کی ختم نبوت کے بعد حضرت عیسیٰ کا تشریف لانا ختم نبوت کے منافی ہے۔“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دنیا میں دوبارہ نزول اور مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت و رسالت آپ ﷺ سے پہلے کی مل چکی ہے۔ اس کے باوجود جب وہ دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو شریعت محمدی ﷺ کی مکمل پیروی کریں گے۔ بات صرف اتنی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی شخص نئے سرے سے منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا۔

☐ قادیانی کہتے ہیں کہ ”استخارہ کرنا سنت ہے۔ مرزا قادیانی کی نبوت کے بارے میں بھی آپ استخارہ کر لیں۔“

استخارہ بے شک سنت ہے مگر یہ ایسے کاموں میں ہوتا ہے جس کا کرنا یا نہ کرنا مباح

ہوں۔ کسی ایسے امر میں استخارہ کرنا جس کا حلال یا حرام شریعت نے واضح کر دیا ہو، جائز نہیں۔ جیسے ایک ماں نکاح کے لحاظ سے اپنے بیٹے پر حرام ہے۔ لیکن کوئی بیٹا یہ استخارہ نہیں کر سکتا کہ میری ماں مجھ پر حلال ہے یا حرام۔ ایسا کرنے والا حدود اللہ کو توڑنے والا کہلائے گا۔ مزید کوئی مسلمان نماز کی فرضیت یا عدم فرضیت پر استخارہ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح کوئی مسلمان حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت پر استخارہ نہیں کر سکتا۔ حضور نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جو شخص کسی جھوٹے مدعی نبوت کے لیے استخارہ کرے گا، وہ فی الفور دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ کیونکہ ایسے شخص کو نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے پر (نعوذ باللہ) شک ہے۔

اب آخر میں قادیانیوں سے ایک سوال ہے کہ بتایا جائے کہ خاتم النبیین کون ہے؟ میرے خیال میں قادیانیوں سے نبوت ختم یا نبوت جاری کی بحث نہیں کرنی چاہیے کیونکہ مسلمان اور قادیانی دونوں ختم نبوت پر یقین رکھتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ مسلمان حضور نبی کریم ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں جبکہ قادیانی مرزا قادیانی کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ مسلمانوں کے نزدیک آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں بن سکتا جبکہ قادیانیوں کے نزدیک آنجہانی مرزا قادیانی کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں۔ فرق واضح ہو گیا کہ مسلمان نبی کریم ﷺ پر نبوت کو بند مانتے ہیں جبکہ قادیانی مرزا قادیانی پر۔ عجیب بات ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد ساڑھے چودہ سو سال کے عرصہ میں اگر کوئی نبی آیا تو مرزا قادیانی آیا۔ اور اس کے بعد اب کوئی نبی نہیں۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ قرآن مجید کی کوئی ایک آیت یا احادیث نبویہ میں سے کوئی ایک حدیث دکھا دیں جس سے ثابت ہو کہ اب مرزا قادیانی کے بعد قیامت تک اور کوئی نبی نہیں بنے گا۔ یاد رہے کہ قادیانیوں نے قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ میں ختم نبوت کا انکار ثابت کرنے کے لیے جو تحریفات کی ہیں، ان کا مقصد صرف اور صرف مرزا قادیانی کی نبوت ثابت کرنا ہے۔ ورنہ مرزا قادیانی کے بعد وہ بھی نبوت بند تسلیم کرتے ہیں۔

اوصافِ نبوت اور مرزا قادیانی

اس زمانہ میں حکومتیں اور بڑے بڑے ادارے اپنا نظم و نسق چلانے کے لیے کلیدی عہدوں (سفارت و وزارت) پر ایسے افراد کا انتخاب کرتے ہیں جو پوری اہلیت اور قابلیت

کے مالک ہوں۔ مثلاً وہ عقل وفہم میں یگانہ روزگار ہوں، حکومت کے وفادار اور اطاعت شعار ہوں۔ صادق اور امانت دار ہوں۔ جھوٹے اور مکار نہ ہوں۔ زیرک اور دانا ہوں کہ حکومت کے احکامات کو سمجھنے میں غلطی نہ کریں۔ اگر ان میں یہ اوصاف نہ ہوں تو حکومت انھیں اہم عہدوں پر فائز نہیں کرے گی۔ جب دنیاوی حکومتوں اور اداروں کے سفیروں، وزیروں اور ڈائریکٹروں کے یہ اوصاف ہیں تو ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں کے اوصاف حمیدہ ان سے ہزار درجہ بڑھ کر ہوں گے۔ نبی اور رسول ایسی خوبیوں اور صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں کہ لوگ ان کی سیرت اور کردار کو دیکھ کر عش عش کر اٹھتے ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد بے شمار لوگوں نے نبوت کے دعوے کیے جن میں ایک قادیان کا مرزا قادیانی بھی ہے۔ آیئے! دیکھتے ہیں کہ کیا اس میں اوصاف نبوت میں سے کوئی چیز موجود تھی یا نہیں؟

1- سچا نبی کامل العقل بلکہ اکمل العقل ہوتا ہے تاکہ اسے وحی الٰہی سمجھنے میں غلطی نہ ہو۔ نبی اپنے دور میں عقل وفہم کے لحاظ سے اس قدر بلند درجے پر ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں اس کی کوئی نظیر نہ ہو۔ نبی اپنی تمام امت سے عقل سلیم اور دانائی وحکمت میں سب سے بالا اور برتر ہوتا ہے۔ کسی بڑے بڑے عاقل، فلاسفر اور دانشور کی عقل اس کے ہم پلہ اور پاسنگ نہیں ہوتی۔

جبکہ

مرزا قادیانی نبی کے بجائے غبی تھا۔ وہ ایک ناقص العقل اور بیوقوف شخص تھا۔ وہ اپنے کردار کے لحاظ سے عجیب وغریب حماقتوں کا مجموعہ تھا۔ اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنے باپ کے حالات زندگی پر ایک کتاب ''سیرت المہدی'' لکھی ہے۔ یہ کتاب مرزا قادیانی کے مضحکہ خیز، مخبوط الحواس اور احمقانہ کردار پر شاہد ہے۔

2- سچے نبی کا حافظہ کامل بلکہ اکمل ہوتا ہے۔ اگر نبی کا حافظ کمزور یا خراب ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی وحی بھی صحیح طریقے سے یاد نہ رہے گی اور ایک لفظ کی کمی وبیشی سے اللہ کے حکم میں زمین وآسمان کا فرق پیدا ہو جائے گا اور اس سے بجائے ہدایت کے گمراہی پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ شان رسالت کی پہلی شرط یہ ہے کہ مدعی نبوت کو دماغی عارضہ نہ ہو اور جسمانی بیماریوں سے بھی اس کے جسمانی حالات مشتبہ نہ ہوں تاکہ تبلیغ رسالت کا کام اچھی طرح سرانجام دے سکے۔

جبکہ

مرزا قادیانی کا حافظہ بہت خراب تھا۔ بقول مرزا قادیانی ''حافظہ کی یہ ابتری (یعنی بدترین حالت) ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔'' مرزا قادیانی نے اپنی تحریروں میں مالیخولیا، مراق اور خرابی حافظہ کا خود اقرار اور اعتراف کیا ہے۔ دنیا کے کسی شخص کے کلام اور تحریروں میں اتنا تضاد نہیں جتنا کہ مرزا قادیانی کے کلام اور تحریروں میں موجود ہے۔ اس کا حافظہ اتنا کمزور تھا کہ گڑ کے ڈھیلے اور مٹی کے ڈھیلوں میں فرق نہ کر سکا۔

-3 سچے نبی کا علم کامل اور اکمل ہوتا ہے۔ وہ دنیاوی استادوں سے علم حاصل نہیں کرتا بلکہ براہ راست اللہ تعالیٰ اُسے علم لدنی سے سرفراز فرماتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا و جہاں کے تمام علوم اور معارف پر مکمل دسترس رکھتا ہے۔

جبکہ

مرزا قادیانی کو صحیح اردو نہ آتی تھی۔ اس کی نثر میں مذکر مونث اور واحد جمع کی بے شمار اغلاط ہیں۔ یہی حال فارسی اور عربی کا ہے۔ انگریزی ایسی تھی کہ اگر کوئی انگریز سن لے تو مارے حیرت کے ہارٹ اٹیک کا شکار ہو جائے۔ مرزا قادیانی کی تحریریں اس قدر بے ربط اور سب و شتم سے بھری ہوئی ہیں کہ کوئی شریف آدمی ان کتابوں کے دو صفحات نہیں پڑھ سکتا۔ مرزا قادیانی کی شاعری ایسی ہے کہ خود اسے قادیانی پڑھنے سے گھبراتے ہیں۔ مثلاً ان کا ایک شعر ہے:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار
(درثمین از مرزا قادیانی)

کیا کوئی قادیانی اس کا ترجمہ اور تشریح کر سکتا ہے؟

-4 سچا نبی اللہ تعالیٰ کا مکمل مطیع اور فرماں بردار ہوتا ہے اور اس کے دشمنوں سے بیزار اور ناخوش رہتا ہے۔

جبکہ

مرزا قادیانی نے پوری زندگی اسلام کی مخالفت میں گزاری اور حکومتِ برطانیہ کی

خوشامد کر کے جہاد کو حرام قرار دیا اور اس کے لیے دعائیں کرتے رہے۔ مرزا قادیانی خود تو انگریزوں کا ''خود کاشتہ پودا'' تھا ہی مگر ساتھ ہی وہ مسلمانوں کو بھی یہ تعلیم دیتا تھا کہ وہ انگریزوں کی اطاعت کریں اور ہر قسم کا جہاد چھوڑ دیں۔

-5 سچا نبی صادق اور امین ہوتا ہے۔ وہ کبھی جھوٹا اور خائن نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے اس کا کردار اس قدر شفاف اور اُجلا ہوتا ہے کہ مخالفین بھی اس کی اس خوبی کا برملا اعتراف کرتے ہیں۔

جبکہ

مرزا قادیانی پرلے درجہ کا جھوٹا، خائن اور کذاب تھا۔ اس کے جھوٹ پر علماء کرام نے مستقل کتابیں تحریر کی ہیں۔ اس کی تمام پیش گوئیاں جھوٹ اور غلط ثابت ہوئیں۔ انھوں نے اپنے جھوٹ کا نام پراپیگنڈا رکھ لیا تھا، اس لیے بعض بدنصیب اس کے جال میں پھنس گئے۔ ورنہ مرزا قادیانی جس اعلیٰ درجے کا جھوٹ بولتا تھا، اس سے شیطان بھی شرماتا تھا۔

-6 سچا نبی کسی کی زمین، جائیداد یا مال و دولت کا وارث ہوتا ہے اور نہ اس کے بعد اس کا کوئی وارث ہوتا ہے۔ وہ کوئی ترکہ نہیں چھوڑتا۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''ہم گروہ انبیاء نہ ہم کسی کے وارث اور نہ ہمارا کوئی وارث۔ ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں، وہ خدا کے لیے وقف ہوتا ہے۔''

جبکہ

مرزا قادیانی کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔ وہ اپنے باپ کی جائیداد اور مال و دولت کا وارث ہوا اور انگریزی عدالت سے باقاعدہ اس کی رجسٹری ہوئی اور اس کے مرنے کے بعد اس کی تمام جائیداد اور مال و زر پر اس کی اولاد قابض ہوئی اور اس پر باقاعدہ جھگڑے بھی ہوئے۔

-7 سچا نبی زاہد ہوتا ہے۔ اس کا زہد و تقویٰ سب سے اعلیٰ اور بڑھ کر ہوتا ہے۔ وہ دنیا کی شہوات اور لذات سے بے تعلق ہوتا ہے کیونکہ شہوت پرستی اللہ کے بندوں کو خدا پرست نہیں بنا سکتی۔

جبکہ

مرزا قادیانی میں زہد نام کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔ اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد کی تصنیف ''سیرت المہدی'' میں موجود مرزا قادیانی کی خوراک پڑھ لی جائے تو آدمی کانوں کو ہاتھ لگاتا ہے۔ اگر مرزا قادیانی اتنی خوراک کھانے کا مظاہرہ کسی سرکس میں کرتا تو اپنی جھوٹی نبوت سے زیادہ پیسہ کماتا۔ انبیاء کی جسمانی طاقت اور دماغی قویٰ، مشک و عنبر کے مرکبات کے محتاج نہیں ہوتے بلکہ روکھی سوکھی کھا کر فطرتی طور پر انوار شباب کو ساٹھ سال بلکہ سو سال تک نمایاں طور پر دنیا کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی طرح مریل اور دائم المریض نہیں ہوتے کہ مذہبی فرائض ادا کرنے سے بھی معذور ہوں۔ مرزا قادیانی نے مختلف حیلے بہانوں سے اس قدر روپیہ جمع کیا کہ وہ آج کے دور کے اربوں روپے بنتے ہیں۔

-8 سچا نبی حسب و نسب کے اعتبار سے اعلیٰ اور برتر ہوتا ہے۔ اس کا خاندان بہترین ہوتا ہے۔

جبکہ

مرزا قادیانی مغل برلاس قوم سے تعلق رکھتے تھے، اور ان کا خاندان کئی نسلوں سے انگریز کا وفادار اور مسلمانوں کا مخبر چلا آ رہا ہے۔

-9 سچا نبی اپنے قول و فعل میں صادق ہوتا ہے۔ اس کے اقوال و افعال اور سیرت کے قریب بھی کذب پھٹک نہیں سکتا اور نہ ہی کذب کے شائبہ کا اس کی زندگی میں تصور ہو سکتا ہے۔ یہی وہ بنیاد ہے جس کی وجہ سے نبی اپنی تصدیق کے لیے صدق کو معیار اور کسوٹی بناتا ہے۔

جبکہ

مرزا قادیانی اپنے قول و فعل اور سیرت کے اعتبار سے نہایت جھوٹا اور کذاب تھا۔ خود اس کا اپنی زبان سے اپنا تعارف، پیش گوئیاں اور اپنے دعوؤں میں صدق کی دھجیاں اڑتی نظر آتی ہیں۔ یہ ایسے امور ہیں جنھیں سمجھنے کے لیے خاطر خواہ علم کی ضرورت نہیں ہے۔

-10 سچے نبی کے لیے ضروری ہے کہ وہ مرد ہو کیونکہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں۔ نبی کا دین اور عقل کا ناقص ہونا محال ہے۔ عورت کے لیے پردہ ضروری ہے۔ اگر عورت

نبی ہو تو لوگ اسے کیسے دیکھیں گے، نبیہ کو دیکھے بغیر صحابی کیسے بنیں گے۔ اگر وہ پردہ نہیں کرے گی تو موجب فتنہ ہوگی۔ نبی کی آواز بھی حسین و جمیل اور خوش نوا ہوتی ہے۔ اگر وہ نبیہ ہوگی تو مختلف فتنوں کا دروازہ کھولے گی۔

جبکہ

مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ میں مریم ہوں۔ خدا نے میرے ساتھ رجولیت کا اظہار کیا، جس کے نتیجہ میں، میں حاملہ ہوا اور دس مہینے کے بعد میرے میں سے، میں نکلا۔ ظاہر ہے مریم اور حاملہ تو صرف عورت ہی ہوسکتی ہے نہ کہ مرد۔ لہٰذا عورت ہونے کے ناطے مرزا قادیانی نبی نہ ہوا۔

-11 سچا نبی اخلاقِ کاملہ اور کمالاتِ فاضلہ سے موصوف ہوتا ہے۔ بداخلاق اور بدزبان نہیں ہوتا۔

جبکہ

مرزا قادیانی بدگو اور بدکلام تھا۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنے مخالفین کو گالیاں دیتا تھا۔ وہ انھیں جہنمی، کافر، کنجریوں کی اولاد، کتے، سور، شیطان، بدذات، دجال، خبیث اور کذاب وغیرہ کے ناموں سے یاد کرتا۔ لعنت بازی تو اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ حالانکہ خود اس کا کہنا ہے کہ گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔
(ست بچن ص 20 مندرجہ روحانی خزائن ج 10 ص 133 از مرزا قادیانی)

-12 سچا نبی صاحبِ کتاب ہوتا ہے جبکہ مرزا قادیانی پر کوئی الہامی کتاب نازل نہ ہوئی تھی۔

-13 سچا نبی شاعر نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی شاعر تھا۔

-14 سچا نبی دین سکھانے کی اجرت نہیں مانگتا جبکہ مرزا قادیانی اپنی کتابوں کی طباعت و اشاعت کے لیے ہمیشہ اجرت طلب کرتا رہا۔

-15 سچے نبی پر اس کی اپنی زبان میں وحی کا نزول ہوتا ہے جبکہ مرزا قادیانی پر سنسکرت، فارسی، اردو، عبرانی، عربی، انگریزی اور پنجابی میں وحی ہوتی تھی جن میں بعض کو وہ خود بھی نہ سمجھ سکتا۔

-16 سچا نبی کسی کا ملازم یا نوکر نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی پندرہ روپے ماہوار تنخواہ پر

سیالکوٹ کچہری میں ملازم تھا۔

-17 ہر سچے نبی کا نام مفرد یعنی واحد تھا جیسے آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد ﷺ جبکہ مرزا قادیانی کا نام جمع یعنی دو ناموں غلام اور احمد کا مرکب ہے یعنی غلام ہو کر آقا کے تخت پر بیٹھنے کی ناپاک جسارت کی۔

-18 سچے نبی کا کوئی انسان استاد نہیں ہوتا، اس کا علم لدنی اور وہبی ہوتا ہے، کسبی نہیں۔ وہ روح القدس سے تعلیم پاتا ہے جبکہ مرزا قادیانی کے اردو، فارسی، عربی اور انگریزی کے کئی استاد تھے۔ جن میں فضل الٰہی، فضل احمد، گل علی شاہ اور ڈاکٹر امیر شاہ مشہور ہیں۔

-19 سچا نبی مصنف نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی تقریباً سو کتابوں کا مصنف ہے۔

-20 سچے نبی کی تحریروں اور گفتگو میں تضاد نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی کی تمام کتب اور خطبات وملفوظات تضادات سے بھرے پڑے ہیں۔

-21 سچا نبی جہاں فوت ہو، وہیں دفن ہوتا ہے جبکہ مرزا قادیانی لاہور میں مرا اور قادیان (بھارت) میں دفن ہوا۔

-22 سچے نبی کو اللہ تعالیٰ جو وحی کرتا ہے، وہ اس کو سمجھتا ہے جبکہ مرزا قادیانی اپنی وحی کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے ہندو لڑکوں اور اپنے مریدوں کا محتاج تھا۔

-23 سچے نبی کی کوئی پیش گوئی بھی غلط نہیں ہوتی جبکہ مرزا قادیانی کی لاتعداد پیش گوئیاں غلط ثابت ہوئیں۔

-24 سچا نبی مشرکین اور جابر حکومت کے خلاف نبرد آزما ہوتا ہے جبکہ مرزا قادیانی تثلیث پرست انگریزوں کی حکومت کے استحکام کی خاطر جہاد فی سبیل اللہ کو منسوخ کرنے اور ان کی اطاعت کرنے کے لیے تاحیات کوشاں رہا۔

-25 سچا نبی ہجرت کرتا ہے جبکہ مرزا قادیانی نے زندگی بھر ہجرت نہیں کی۔

خود مرزا قادیانی کا اعتراف ہے:

''انبیاء علیہم السلام کی نسبت یہ بھی ایک سنت اللہ ہے کہ وہ اپنے ملک سے ہجرت کرتے ہیں۔ جیسا کہ یہ ذکر صحیح بخاری میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی مصر سے کنعان کی طرف ہجرت کی تھی اور ہمارے نبی ﷺ نے

بھی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ ص 350 مندرجہ روحانی خزائن ج 21 ص 350 از مرزا قادیانی)

-26 سچے نبی کی ذات اور اس پر نازل شدہ کتاب اس کے دعوے کی صداقت کے لیے کافی ہوتی ہے جبکہ مرزا قادیانی نے اپنے دعویٰ کی صداقت میں ایک سو کتب تصنیف کیں مگر لوگ پھر بھی اسے کذاب ہی کہتے رہے۔

-27 سچے نبی کو مراق کی بیماری نہیں ہوتی جبکہ مرزا قادیانی خود اعتراف کرتا ہے کہ اسے مراق، ہسٹیریا، مالیخولیا اور کثرتِ بول کے امراض تھے۔

-28 سچا نبی جھوٹ نہیں بولتا جبکہ مرزا قادیانی پرلے درجے کا جھوٹا اور مکار تھا۔ بلکہ اس کے دعویٰ کی بنیاد ہی جھوٹ پر تھی۔

-29 سچا نبی معصوم عن الخطا ہوتا ہے۔ اس لیے برائی کو حکم ہے کہ وہ نبی کے پاس نہ جائے جبکہ مرزا قادیانی خود برائی کے پاس چل کر جاتا تھا۔ مرزا قادیانی شراب پیتا تھا، زنا کرتا تھا اور سود کھاتا تھا۔ یہ تمام حوالے مستند قادیانی کتب میں موجود ہیں۔

-30 سچا نبی اپنی پیدائش سے نبی ہوتا ہے اور اپنی عمر کے چالیس سال پورے کرنے کے بعد اذنِ خداوندی سے مخلوق کے سامنے اپنی نبوت کا اعلان کر دیتا ہے۔ بتدریج، مرحلہ در مرحلہ اور آہستہ آہستہ اسے درجہ نبوت نہیں ملتا جبکہ مرزا قادیانی نے بتدریج آہستہ آہستہ اپنی نبوت کا دعویٰ کیا۔ پہلے عالم، پھر مناظر، پھر محدث، پھر مہدی، پھر مسیحِ موعود اور آخر میں نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا۔

-31 سچا نبی انتہائی خوبصورت اور وجیہہ ہوتا ہے۔ اس کو ایسا حسن و جمال عطا ہوتا ہے جو کسی کو نہ ملا ہو جبکہ مرزا قادیانی انتہائی بدصورت، مکروہ شکل اور کریہہ خدوخال کا مالک تھا۔ اکثر مائیں اپنے شرارتی بچوں کو مرزا قادیانی کی تصویر دکھا کر ڈراتی ہیں۔

سچے نبیوں کا اقرار ضروری ہے
جھوٹے نبیوں کا انکار ضروری ہے
ختم نبوت کی نگری میں چور گھسے
نگری والے ہوں بیدار ضروری ہے

اپیل

قادیانی اپنے کفر و ارتداد پر مبنی لٹریچر لاکھوں کی تعداد میں چھپوا کر پوری دنیا میں تقسیم کر رہے ہیں۔ اس سال دین اسلام کے ان لٹیروں نے 2 ارب 60 لاکھ روپے کی خطیر رقم اپنے اس قبیح دھندے کے لیے مختص کر دی ہے۔ قادیانی ہمارے نوجوانوں کو دام فریب میں پھنسا کر مرتد بنا رہے ہیں۔ ان کا رشتہ سرکار دو عالم نبی مکرم ﷺ سے توڑ کر جھوٹے مدعی نبوت اور گستاخ رسولؐ آنجہانی مرزا قادیانی سے جوڑ رہے ہیں۔ لہٰذا اس نازک صورت حال سے نپٹنے کے لیے حضور سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے مخیّر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس پمفلٹ کو چھپوا کر مفت تقسیم کریں تاکہ امت مسلمہ کی نئی نسل فتنہ قادیانیت سے آگاہ ہو سکے اور کسی کی متاع ایمان نہ لٹ سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حشر کی ہولناکیوں میں شافع محشر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ (آمین) **نوٹ:** نئی کتابت کروانے کی کوئی ضرورت نہیں، بٹر پیپر پر عکس لے کر شائع فرمائیں۔

طالبِ شفاعت محمدی ﷺ بروزِ محشر — **برائے ایصالِ ثواب**

صفا خورشید۔ لاہور — خواجہ خورشید حسن مرحوم، محمد صادق بٹ مرحوم

شیزان کا بائیکاٹ کیجیے

شیزان گستاخان رسول ﷺ مرزائیوں کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ اس کی آمدنی کا ایک کثیر حصہ دارالکفر ربوہ جاتا ہے۔ مسلمان اپنی کم علمی کی بنا پر اس کے مشروبات اور دیگر مصنوعات خرید کر کم از کم 25 پیسے فی روپیہ ربوہ فنڈ میں جمع کرواتے ہیں اور اس طرح اپنے آقا و مولا حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ، دین اسلام اور وطن عزیز پاکستان کی مخالفت کے بھیانک جرم میں شریک ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ شیزان کی تمام اشیاء حرام اور لحم الخنزیر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ معروف سابق قادیانی مرزا محمد حسین نے ہولناک انکشاف کرتے ہوئے کہا تھا کہ شیزان کمپنی کے مالک شاہنواز قادیانی کی خصوصی ہدایت پر اس کی تمام مصنوعات میں ربوہ کے نام نہاد بہشتی مقبرہ کی ناپاک مٹی بطور تبرک استعمال ہوتی ہے۔ لہٰذا شیزان کی تمام تر مصنوعات اور اس کے دیگر اداروں شیزان ریسٹورنٹ اور شیزان بیکرز کا مکمل بائیکاٹ ہر غیور مسلمان عاشق رسول ﷺ کا دینی و ملی فرض ہے۔ علاوہ ازیں اگر آپ کی نظر میں کوئی دوسری قادیانی کمپنی یا آپ کے شہر میں کوئی دکان ہے تو اس کا بھی بائیکاٹ کیجیے۔ یہ آپ کی دینی غیرت و حمیت کا اوّلین تقاضا ہے۔

یہ پمفلٹ پڑھ کر اپنے کسی دوسرے مسلمان بھائی کو مطالعہ کے لیے دے دیں۔ فتنہ قادیانیت سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے 5 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے لٹریچر ہم سے مفت حاصل کریں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب فون: 0333-6627272